تقریر

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

مکرم بریگیڈئیر ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب واہلیہ محترمہ صاحبزادی آصفہ مسعودہ بیگم

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الانعام:163)

یعنی میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے سیرت "محترم بریگیڈئیر ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب اور آپ کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب محمد علی خان صاحب"

محترم بریگیڈئیر ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب 23 اگست 1922ء کو پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے اور محترمہ حضرت سرور سلطان صاحبہ کے بیٹے اور حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔

آپ نے 1947ء میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا۔ برطانیہ سے امراضِ چشم میں ڈپلومہ حاصل کیا اور پاکستان آرمی میں سروس کا آغاز کیا۔ اپنی سروس کے دوران آپ ایبٹ آباد، کوہاٹ، کراچی، پشاور اور لاہور میں متعین رہے اور 1980ء میں بریگیڈئیر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کچھ عرصہ لاہور میں پرائیویٹ پریکٹس بھی کرتے رہے۔

آپ کی شادی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی سب سے چھوٹی بیٹی محترمہ آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹے اور چار بیٹیوں سے نوازا جن میں مکرم مرزا طارق اکبر صاحب، مکرمہ امۃ الاعلیٰ زُبدہ صاحبہ اہلیہ مکرم ہمایوں ظفر صاحب، مکرمہ شیبا شاہدہ صاحبہ اہلیہ بریگیڈئیر پیر دبیر احمد صاحب ایڈمنسٹیٹر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ، مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم ودود چوہدری صاحب اور مکرمہ ثمرہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم حماد احمد خان صاحب شامل ہیں۔ آپ کو آغاز جوانی میں ہی نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔

سامعین! میرے بطور مربّی ضلع قیام کے دوران آپ سے ملاقات ہوتی رہی۔ آپ بریگیڈئیر ہونے کے باوجود بڑے منکسر المزاج، خاموش طبع اور غریب پرور تھے۔ آپ غریبوں کا علاج مفت میں کر دیا کرتے تھے اور اگر کسی کے پاس آپریشن کے لئے رقم نہ ہوتی تو وہ بھی معاف فرما دیتے۔

سامعین! آپ مورخہ 8 جون 2002ء کو بروز ہفتہ شام پانچ بجے کے قریب لاہور میں انتقال کر گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 80 برس تھی۔ مورخہ 9 جون بروز اتوار آپ کا جسد خاکی لاہور سے صبح 9 بجے محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا۔ آپ کی نماز جنازہ بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مسجد مبارک میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ مورخہ 12 جون کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مسجد فضل لندن میں آپ کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی۔

(روزنامہ الفضل 11 جون 2002ء)

سامعین کرام! جیسا کہ خاکسار نے پہلے بیان کیا کہ مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی شادی محترمہ آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ سے ہوئی تھی۔ آپ ہمیشہ جماعت اور خلیفہ وقت کی وفادار رہیں۔ ہمیشہ کوشش ہوتی تھی کہ جماعت کی خدمت کریں اور اپنی وصیت کا حق ادا کریں۔ آپ نے اپنی زندگی میں ہی اپنا حصہ جائیداد ادا کر دیا تھا۔ ہر سال مرحومین کی طرف سے بھی چندہ ادا کرتی تھیں۔ غیر معمولی خاتون تھیں۔ جب کبھی آپ کو چندے کی تحریک کی جاتی اور ان کو شرح صدر ہو جاتا تو دل کھول کر چندہ ادا کرتی تھیں۔ کبھی زبانی اور کبھی چٹ پر لکھ کر چندے کا وعدہ کر دیا کرتی تھیں اور بڑی رقم چندے کے لیے ادا کرتی تھیں اور ساتھ یہ کہتی تھیں کہ کہیں اس کا

ذکر نہ ہو۔ غریبوں کی ہمدرد تھیں۔ غریبوں کی دل کھول کر اور خفیہ طور پر مدد کرتی تھیں۔ نمازوں کی پابند، حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والی خاتون تھیں۔ آپ کی بہو محترمہ نعیمہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ

”جب امریکہ میں ہمارے گھر کی تعمیر مکمل ہوئی تو فرمانے لگیں کہ اس گھر میں سامان لانے سے پہلے اس گھر کے ہر کمرے اور گوشے میں نوافل ادا کرنا۔ میری والدہ کی وفات کے بعد مجھے کہنے لگیں کہ تم یہ نہ سمجھنا کہ تم اب بن ماں کے ہو۔ مَیں تمہاری ماں ہوں اور واقعی ان کی محبت بھری اور دعا گو پیاری شخصیت نے مجھے اپنی بیٹیوں سے بڑھ کر محبت دی۔“

آپ کثرت سے صدقہ و خیرات کرنے والی تھیں۔ تحریک جدید کا چندہ بزرگان اور اساتذہ بلکہ یہاں تک کہ قادیان کے ملازموں کی طرف سے بھی ادا کیا کرتی تھیں۔ ملازم کو جب کوئی رخصت ہوتا تو کافی دے دلا کر رخصت کرتیں اور پھر یہ بھی کہتیں کہ اگر کوئی غلطی ہو تو معاف کر دینا۔ اپنے بچوں کو کہتی تھیں کہ یہ تمہارے بہن بھائیوں کی طرح ہیں ان کا خیال رکھا کرو۔ رشتوں کو نبھانے کی کوشش کرتی تھیں اور کوشش کرتی تھیں کہ ان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔

سامعین! اپنے بچوں کی تربیت کا اُن کے اپنے بچوں کے بچپن سے ہی خیال رکھتی تھیں اور آپ نے ہمیشہ اپنے بچوں کو یہ سکھایا کہ اگر جوتے کا تسمہ بھی چاہیے تو خدا تعالیٰ سے مانگو اور دعاؤں پر زور دو۔ قرآن کریم پڑھ رہی ہوتیں تو کسی آیت پر رک جاتیں اور بچوں کو اس کا مطلب سمجھاتیں یا کوئی اَور نصیحت کرتیں۔ اس حوالے سے ہمیشہ بزرگوں کا ذکر خیر کرتی رہتیں۔ بہت سے انمول اور نصیحت آموز قصے آپ کو یاد تھے جو آپ اکثر دہراتی رہتی تھیں۔ آپ کی نواسی راضیہ بیان کرتی ہیں کہ بہت سی نیک باتیں اور ہدایتیں بچپن سے ہی ہمیں کیا کرتی تھیں۔ چھوٹی عمر سے ہی نیک نصیب ہونے کی دعا کرنے کی تلقین کرتی تھیں۔ نیک شوہر ملنے کے لیے دعا کے لیے تلقین کیا کرتی تھیں اور چھوٹی عمر میں شرم آتی تو کہتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی شرم نہیں ہونی چاہیے اس سے کھل کر مانگو۔

بچوں کے دل میں شروع سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت سے محبت کا احساس پیدا کیا۔ جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آیا تو کہتی تھیں کہ جو بھی خلیفہ منتخب ہو کامل فرمانبرداری سے اس کی اطاعت کرنی ہے۔ یہ بھی کہتی تھیں کہ یہ دعا کرو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سرسبز شاخ بنو، سوکھی ٹہنی نہ بن جانا اور کسی کے لیے ٹھوکر کا باعث نہ بننا۔ بڑی سادہ خاتون تھیں۔ اپنے ذاتی معاملات میں بہت سادہ بلکہ بعض لوگ انہیں کنجوس سمجھتے تھے۔ آپ خود تو سادہ رہتی تھیں لیکن صدقہ وخیرات میں بہت کھلا ہاتھ تھا۔ ایک دفعہ کسی علاقے کی مسجد کے چندے کی تحریک ہوئی اور آپ سے ذکر کیا تو ایک بہت خطیر رقم قریباً ایک کروڑ روپے کی چندے کے لیے بھجوا دی۔ دینی کتابیں باقاعدگی سے پڑھتیں اور اکثر گاڑی میں سفر کے دوران دعاؤں اور دعائیہ شعروں کو پڑھتی رہا کرتی تھیں۔

آپ کی وفات اکتوبر 2021ء میں ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 92 برس تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کے بعد خطبہ جمعہ میں آپ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”مجھ سے جو ان کا رشتہ ہے، مختلف رشتے تھے کیونکہ یہ میری دادی کی دوسری والدہ سے بہن بھی تھیں اس لحاظ سے دادی بھی کہلاتی تھیں اور خالہ بھی بنتی تھیں۔ رشتہ میں پھوپھی بھی بنتی تھیں۔ لیکن کہتی ہیں کہ ان سب رشتوں کے باوجود مَیں بس خلیفہ وقت کی تابعدار ہوں اور یہ صرف باتیں ہی نہیں ہیں بلکہ واقعی انہوں نے اس تعلق کو جو خلافت کے ساتھ ان کا تعلق ہے اس کو وفا کے ساتھ نبھایا.... اللہ تعالیٰ اِن سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور اِن کی اولاد کو اور اگلی نسل کو بھی اِن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 اکتوبر 2021ء)

اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

سونپا ہے تمہیں خالق و مالک کی اماں میں
سوئے ہو یہاں، آنکھ کھلے باغِ جناں میں

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✿✿✿✿